سوال

(266) یتیم پوتے کا وراثت میں حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور سے محمد اشرف لکھتے ہیں کہ ایک شخص کی وفات کے وقت اس کی بیوی دو بیٹیاں تین بیٹے اور ایک یتیم پوتا زندہ تھے۔ ایک بیتے نے تحصیل دار کے سامنے بیان دیا کہ مرحوم کے صرف تین بیٹے اور ایک یتیم پوتا زندہ ہیں اس طرح بیوہ اور اس کی دونوں بیٹوں کو محروم کرکے مرحوم کی جائیداد چار حصوں میں مساویانہ تقسیم ہوگئی۔ اب سوال یہ ہے کہ یتیم پوتا بیٹیوں کی موجودگی میں اپنے دادا کی وراثت لے سکتا ہے جبکہ پوتے کا موقف یہ ہے کہ مجھے اپنے دادا کی طرف سے خیرات ملی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں شرعی تقسیم یہ ہے کہ بیوہ کو آٹھواں حصہ دینے کے بعد باقی جائیداد حقیقی اولاد میں اس طرح تقسیم کی جائے گی۔ بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دوگنا حصہ ملے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ کل جائیداد کے 64 حصے کئے جائیں گے۔ بیوہ کو آٹھ حصے دینے کے بعد باقی 56 حصے لڑکوں اور لڑکیوں میں 2 : 1 کی نسبت سے تقسیم کردیئے جائیں۔ یعنی لڑکوں کو چودہ چودہ اور لڑکیوں کو سات سات حصے مل جائیں۔ اولاد کی موجودگی میں پوتا محروم رہتا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی دو طرح سے کی جاسکتی تھی۔

1۔ مرحوم وصیت کے زریعے اسے کچھ سے سکتا تھا۔ بشرطیکہ وصیت 3/1 سے زائد نہ ہوتی۔

2۔ ورثاء اپنی مرضی سے اسے کچھ نہ کچھ دے دیں لیکن وہ اس کے پابند نہیں ہیں۔ اب درج بالا سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ جائیداد کی تقسیم شریعت کے مطابق نہیں ہوئی۔ ورثاء کو چاہیے کہ جس کسی نے دوسرے کا حق دانستہ یا نادانستہ طور پر دیا جاتا ہے۔ وہ حق دار کو اس کا حصہ واپس کردے۔ وگرنہ قیامت کے دن اس کے متعلق بازپرس ہوگی۔ اس سلسلہ میں یتیم پوتے کا موقف صحیح نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

جلد:1 صفحہ:294